بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

محسوساتِ مفکر

محمود احمد مفکر

دورِ حاضر لد گیا بلغار کا
شوق سا ہی رہ گیا دیدار کا

جب نہ ہو یوسف علیہ السلام سا ماہ تمام
کیا کریں اب مصر کے بازار کا

فاعلاتن فاعلاتن فاعلات
سنگِ بنیاد ہے میرے اشعار کا

خودخراب، صورت خراب، سیرت خراب
تذکرہ کرتا نہیں ہے پیار کا

ہر کوئی ہے مسخرہ و خود غرض
کوئی نمونہ ہی نہیں ابرار کا

سیرت احمد صلی اللہ علیہ وسلم سے ہو کر منحرف
ہر کوئی پٹھو بنا سرکار کا

جھوٹ، حیلہ، سرپھٹول، مکروفریب
مشغلہ ہے قافلہ سالار کا

لٹ گئی ہے متاع اہل دل
صرف نقشہ رہ گیا بلغار کا

ہے مساجد میں فغانِ نیم شب
سوز باقی ہی نہیں اذکار کا

کہ اٹھے تھے شورشِ نکتہ سرا
کوئی دانشور نہیں کردار کا

ہر کوئی دلدادۂ اہل فرنگ
ہے چلن اب مغربی یلغار کا

خانۂ دل کتنا ہی تاریک ہو
خیال ہے اب ظاہری سنگھار کا

پھیلتا ہی جا رہا ہے وائرس
حال بدتر ہے میرے بلغار کا

آدمیت سے نہیں ہے کوئی غرض
وقت ہے یہ درہم و دینار کا

حسد کی آگ نہیں ہوتی ہے گل
کوئی غازی نہیں کردار کا

تیرے بعد ہوتا رہے گا تذکرہ
مدتوں مفکر تیرے افکار کا